

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 خردار! بے شک ادیان اللہ ہی سرِ قلم کے خوف و حزن سے آزاد ہیں،

زید کر
 محمدی
 محمد اقبال
 کینڈہ میں
 ذمہ دار
 محمد

مقامات عثمانیہ

ترتیب و ترجمہ از

محمد سعد سراجی مرشد بابا

مکتبہ سراجیہ، خاندان شریف احمدیہ سعیدیہ
 ناشر: موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

(جملہ حقوق محفوظ)

استاذی قبلہ حضرت مولانا قاضی محمد خلیل صاحب
 محنت انگیزی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

آپ کی مبارک توجہ کے اثرات بعد از
 وقت بھی حیرت مستعار پر جاری و ساری ہیں

دست بکشا جانبِ ربِّ جلیل
 کو شود دور و دو جہان مارا کفیل

تعارف

مقامات عثمانیہ مرتبہ و مترجمہ جمال و جلال خانوادہ موسیٰ نقی شریف عربیہ مزاج و ادب مرشد بابا محمد
سراجی نقشبندی مجددی کوہی کوہی نے جہت جہتہ دیکھا ہے۔ جس دلشیں پیرا یہ ہیں یہ الامان روحانی اہل دل کے
لئے پیش کیا گیا ہے قابل صد تحسین و تبریک ہے۔ اور متعلقین استوسلین و ادارت مندان سلسلہ
کے لئے یہ ایک نایاب تحفہ بلکہ خوشہ طر لقیہ ہے۔

عصر حاضر میں لوگوں کا رجحان سیاسی، اقتصادی اور ادبی تالیفات کی جانب زیادہ ہے۔ وہیں عقلی
اور تصورات و طر لقیہ کا حلقہ تکلیف و تضییع محسوس ہے تاہم حق و صداقت کی آواز میں جو جہتی قوت
ہے وہ آتش خاموش کی طرح خود بخود اذیت کے لئے صاعق بن رہی ہے۔ حکیم الامت نے دانش حاضر
کی تباہ کاریوں اور نہر نیکوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ہے۔

فریادِ نازک و دلاویزیِ نازک فریادِ شیرینی و پرویزیِ نازک

عالم ہمدردی و زنجیریِ نازک معمارِ حرم! باز بہ تعمیرِ حرمِ خمیر!

از خواب گراں! خواب گراں! خواب گراں! خمیر!

از خواب گراں! خمیر!

بلاشبہ فرید العصر، وحید الزمان، حضرت خراجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد کے لئے

”معمارِ حرم“ تھے۔ آپ کا سیرت فقیر غیر راہِ غیرت ایمانی کا نمونہ کامل ہے۔ انہوں نے اپنی مسند کو
دنیاوی جاہ کا ذریعہ نہیں بنایا۔

”الْمَقْوُوفَاتُ حَرِّحَتْ“ کو ہمیشہ مد نظر رکھا اور شیخ طر لقیہ و ولایت کے پردوں کی سراپا

ایثار و اخلاص پیش کش کو یہ کہہ کر دیکر دیکر خائفہ احمدیہ سعدیہ موسیٰ زئی شریف کا سلسلہ توکل و رضا پر قائم ہے بمصدق علیاً "خدا خود میرے سامان است ارباب توکل را" انہیں غیر اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلائی کی ضرورت نہیں۔ اس نکل نکل عزم نے انہیں استغناء کا وہ مقام عطا کیا جو منہا سلسل کے لئے بینا طور بن گیا۔ آپ نے تعلیم و تہذیب سے ایسے نفوس قدسیہ تیار کئے جنہوں نے دین کی تبلیغ و اشاعت کے ساتھ ساتھ اطراف و اکناف میں عرفان و ایقان کی شمعیں فروزاں کیں۔ ادا آج تک ان کے خلفاء و جانشین اس روشیں صدیق و صفایہ گامزن ہو کر نذر و عرفان کے مونی ٹھہرے ہیں۔

میری دعا ہے کہ عزیز شیخ محمد سعدیہ سلمہ ربہ عاکی یہ پیش کش مقبول و محبوب ثابت ہو اور ہر حلقے سے خراج عقیدت حاصل کرے فقط مورخہ ۶ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ۔

محمد عبدالستار خان نیازی و ایم۔ اے

سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان و سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ

اسلام آباد لاہور،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله على سلام على عباده الذين اصطفى آمين

افتتاح

حاجی الحرمین الشریفین مقبول بارگاہِ رب المشرقین والمغربین وسیلتاً الی اللہ الصمد الباری حضرت
قبلاً خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ لہرہ الاقدس کے خلیفہ اعظم و نائب
مناب و جانشین فرید العصر و حید الزمان حاجی الحرمین الشریفین منظر فیض الرحمن پیر و سنگر حضرت
مولانا خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات بابرکات کی مختصر سوانحی تصویر پر یہ قارئین ہے جو کہ حضرت
قبلاً کی ستر سالہ زندگی کا نہایت ہی نامکمل خاکہ ہے۔

حضرت قبلاً کی زندگی اتباع شریعت و سنت مصطفویہ علی صاحبہا الف الف تحیۃ کا مترقہ تھی۔ حضرت
قبلاً کی ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ تاحد امکان سنت و شریعت سے برسرِ موافقت نہ ہو۔ آپ نے عمر بھر
عمل کے ذریعے شریعت و طریقت کو باہم و اگر ایک قالب دعوے قرار دیا۔ غالب بجز روح کے بیکار
ہے۔ شریعت کے قالب میں جب تک طریقت کی علی روح نہ ہوگی تو ایسی شریعت صرف علم کتابی
تک محدود ہے۔ صرف اہل اللہ کی اصطلاح میں شریعت کی عملی تصویر کا نام طریقت ہے۔

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں تاقی

جو آگدہ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہر کی ہے

آج کل بعض بن خرد غلط محققین اور سالک زطریقت کو شریعت سے الگ اور منفی قرار دینے میں
لگے ہوئے ہیں اس سے ان کا مطلع نظر اور ہدف اصلی یہ ہے کہ کسی طرح ارباب اللہ علیہم السلام کے
اس ساکھ اور وقار کو ختم کر دیا جسے جہان کو رحمتوں کو میسر نہیں دھلا کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ اور حبیب کریم

علیہ الف الف تحیات کے رضا و اتباع میں اپنے آپ کو ناکردینے کا نعم البدل ہے جو اس دار فانی میں اس معمولی شکل میں اور دارِ باقی میں بدرجہ اتم و اکمل میسر ہو گا۔ ان معجزین اولیاءِ کرام نے جان لیا ہے کہ جب تک شریعت کا لباس طریقت رہے گا۔ اس وقت وہ اپنے مذموم و فتنین غرض کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے انہوں نے یہ ارچھا بھٹکنڈا اختیار کیا کہ طریقت کو سرے سے شریعت کا برعکس اور برابر کا جزو قرار دینے کے لئے اپنی تحقیق و جستجو کی ساری کوشش و کادش اس پر لگا دی کہ طریقت و نقیض کے سرچے سبائے کتاب و سنت مخالف اسلام و ایمان کے فلسفہ و ذہانیت و درمانیت سے ماخوذ ہیں۔ لیکن سنت اللہ بر و در میں جاری ہے جب بھی مخالفت کی کوئی آماجی شریعت کے سمت میں اٹھی تو فطرۃ اللہ کے مقابل اسے منک کی کھانی پڑی اور اللہ تعالیٰ نے اُن نازک اور کڑے لمحوں میں اہل طریقت کا ظہور فرمایا جنہوں نے حالات کی نزاکت و سنجیدگی کی پرواہ کئے بغیر شریعت کو اپنا اور خدا بھجونا بنا کر طریقت کی حقیقت ثابت کر دکھائی کہ طریقت نام ہی شریعت کی کامل اتباع کا ہے۔ یہ کتابچہ حضرت مولانا سید اکبر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ”مجموعہ فوائد عثمانیہ“ کی تلخیص ہے جو اردو میں پیش کی جا رہی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں ہے۔ اس مختصر کتابچے میں حضرت قبلہ کی زندگی کا ہر رخ اور ہر پہلو حضرت سرور کائنات علیہ الف الف تحیات و تسلیات (فدائے اپنی ذاتی و انسانی و اٹلا و اتباع کے سلسلے میں ڈھلا ہوا نظر آتا ہے اور یہ بھی معلوم و مفہوم ہوتا ہے کہ مقبولینِ بارگاہِ ربانی کی زندگیوں کی وضع قطع کیا ہوتی ہے۔

کیا قرآن کی یہ حقیقت ثابتہ تبدیل کی جا سکتی ہے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ بے شک اولیاء اللہ ہر خوف و حزن سے آزاد ہیں حزن و خوف سے کیا ناہی خلاصی سرور کائنات علیہ الف الف تحیات و تسلیات کی اتباع و اطاعت کے صدقے میں ارزانی کی گئی ہے۔ مَنْ یُطِيعِ اَمْرًا سَوًی فَقَدْ اطاعَ اللہ

اللہ کا اطاعت گزار وہی ہو سکتا ہے جو سرور کائنات کا اطاعت کبیش و پر و کار ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم وہ نفوس قدسیہ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں احسانات و انعامات اور بے کراں الطاف و نوازشات کی مستحق ہیں۔ جن کی زندگیاں سزا پسر کار کی اتباع و اطاعت کے عمل مظاہر ہیں صلی اللہ علیہ وسلم شریعت و طریقت کا وہ چراغ جو حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قد ہادی قدس سرہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے خالقانہ شریعت احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف میں روشن کیا تھا۔ وہ چراغ اب ہمک جلوہ گرمی کر رہا ہے۔ حضرت قبلہ خواجہ محمد عثمان صاحب دامانی و قبلہ حضرت سراج لادلیا حضرت خواجہ محمد سراج الدین و قبلہ حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قلندر و رحمہم اللہ تعالیٰ کے لباب اب وہ چراغ حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد اسماعیل صاحب سراجی مجددی و مظلوم سجادہ خالق شریف احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے ہاتھوں درخشاں اور بہر سو روشن مثال کہکشاں ہے۔ ذَاکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَن یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ م۔

اگر گیتی سراسر بادگیر
چراغ مقبلاں ہو گز نہ میسر
و عاجر

محمد سعد سراجی مرشد بابا عفی عنہ

مکتبہ سراجیہ خالق احمدیہ سعیدیہ
موسیٰ زئی شریف (ضلع ڈیرہ اسماعیل خان)
۱۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ

بسم الله الرحمن الرحيم



حالات حیات

حضرت خواجہ مشککش - سید الاولیاء - سند التقیاء - زبدۃ الفقہاء -
داس العلماء - رئیس الفضلاء - شیخ المحدثین - قبلۃ السالکین - امام العارفین
برہان المعرفۃ - شمس الحقیقت - فرید العصر - وحید الزمان -
حاجی الحرمین الشریفین - منظر فیض الرحمان - پیر دستگیر حضرت
مولانا محمد عثمان صاحب وامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ،

وطن مالوٹ :- حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کا آباد اجداد سے وطن
 مالوٹ قصبہ لوئی تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ہے۔
 جو حضرت قبلہؒ کی آخری آرام گاہ خالقہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی تشریف سے تقریباً پندرہ
 میل بجانب شمال واقع ہے۔

حضرت قبلہؒ کی ولادت باسعادت ۱۲۴۷ھ کو قصبہ لوئی
 ولادت باسعادت :- میں ہوئی۔ دن ماہ اور وقت کا صحیح تعین معلوم نہیں ہو سکا ہے۔
 تحصیل علم :- حضرت قبلہؒ کے والد بزرگوار مولانا محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ایک نہایت صالح
 اور باخدا شخص تھے اور اپنے وقت کے بلند پایہ فقیہ تھے۔ یہ آپ
 کے علوم و دینیہ کے ساتھ فزوق و محبت اور اس زمانے کے ردایہ عام ہی کا نتیجہ تھا۔
 کہ سن تیس کو پہنچے ہی اپنے فرزند خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کو علوم و دینیہ کی تحصیل کے لئے
 سفر پر روانہ کیا۔

محبت فقر و اہل اللہ :- جب غروی دینی علوم کی تحصیل سے فراغت پائی تو حضرت قبلہؒ
 کے دل میں فقر اور اہل اللہ کی محبت اور ان کے مجالس
 مبارکہ سے مستفیض و متفید ہونے کا شوق جاگن ہو ا۔

حضرت قبلہؒ کے بھائی محمد سعید صاحبؒ اپنے ماموں مولانا
 بیعت مرشد و مکمل علم :- نظام الدینؒ کے ہاں شہر کھوئی بہارہ میں تعلیم پا رہے
 تھے اور مشہور درسی کتاب یوسف زینیا و فارسی (زیر درس) تھی۔ حضرت قبلہؒ اپنے
 بھائی محمد سعید صاحبؒ موصوف کے پاس پہنچے کے کپڑے پہنچانے کے لئے کھوئی بہارہ
 تشریف لے گئے وہاں آپ کے ماموں موصوف نے آپ سے پوچھا میرے پیر مرشد

حضرت خواجہ دوست محمد قندھاریؒ چودھوان کے نزدیک ان دنوں قیام پذیر ہیں۔

ان کی خیر دعائیت کی خبر نہیں ہے یا نہیں ؟

آپ نے جواب دیا کہ مجھے ان کے متعلق کوئی علم نہیں اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ آپ کے پیر کون صاحب ہیں اور کہاں قیام پذیر ہیں۔ جب آپ گھوئی بہارہ سے واپس گھر کی طرف آنے لگے تو آپ کے ماموں نے آپ سے کہا ”قصبہ چودھوان تمہارے راستے میں ہے۔ وہاں میرے پیر و مرشد کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دینا اور یہ بھی میری طرف سے عرض کر دینا کہ جناب کے جو درویش کام کی غرض سے یہاں آئے ہیں وہ کل حضور کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔“

آپ وہاں سے رخصت ہو کر چودھوان آئے اور حضرت قبلہؒ کی قیام گاہ (کڑھی) پر پہنچے اور ایک مسافر کی طرح حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے ماموں کا سلام پیش کیا۔

حضرت قبلہؒ نے آپ سے استفسار فرمایا۔ میرے درویش جو وہاں کام سے گئے ہیں۔ کب واپس آئیں گے۔

آپ نے عرض کی ”قبلہ کل واپس آئیں گے۔“

انہی ہی مختصر گفتگو کے بعد آپ حضرت حاجی صاحب قبلہؒ سے رخصت ہو کر تحصیل علم کی خاطر روانہ ہو گئے۔

کچھ دن گزر جانے کے بعد ذوق و شوق الہیہ نے حضرت قبلہؒ کو آ لیا اور ہر وقت اس قدر استغراق کی حالت طاری رہنے لگی کہ کتاب اور مطالعہ سے رہ گئے۔ اپنے استاد سے عرض کی کہ اب مجھ سے تحصیل علم کا کام نہیں ہوتا کیونکہ محبت الہیہ روز بروز غلبہ کر رہی ہے۔

میں نے سختہ ارادہ کر لیا ہے کہ کسی اہل اللہ کی خدمت میں حاضری دلی درجیت ہو جاؤں۔
آپ کے اسناد نے فرمایہ چہ ایہ (آخر) کا کچھ حصہ باقی ہے اس کو مکمل کر لو تو اس کے
بعد انشاء اللہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا اور اکٹھے بیٹ ہوں گے۔

آپ نے عرض کی "ہدایت ختم کرنے میں چند دن کی دیر سی ہے اور میرا اضطراب کمال درجہ
کو پہنچ گیا ہے کیونکہ ہر وقت استغراق غالب ہے اور یہ استغراق مجھے کوئی کام نہیں کرنے
دیتا۔ میں کل بعض خطبہ چلائے روانہ ہو جاؤں گا۔"

اس اثنا میں آپ کے اسناد کے بڑے بھائی دجو آپ کے استاد کے اسناد بھی
تھے، مخاطب ہو کر فرمایا "اگر تم نے فقیری اختیار کر لینے کا حتمی اور یقینی ارادہ کر لیا ہے۔
تو یہ بہت مناسب اور موزوں ہے اپنے اس ارادے پر مضبوطی سے متکرم ہو جاؤ۔"
آپ نے عرض کی "میرے دل کی گہرائیوں سے اب صرت یہی ایک آواز آ رہی ہے
کہ حضرت حاجی دوست محمد قد صاسیؒ سے بیعت ہو جاؤں"

بعد ازاں حضرت قبلہ اپنے درس کو ترک کر کے بیعت کے ارادے سے چورہان
کی جانب روانہ ہو گئے۔ جب موسیٰ زئی شریعت کی نہر کے کنارے پہنچے تو چونکہ نسبت
غالب آنے کی وجہ سے وجود مبارک میں سخت گرمی اور حرارت پیدا ہو گئی تھی۔ اس لئے
بہر میں کود گئے اور چند لمحے خوب نہایا کیتے باوجود یکہ اس زمانے میں آپ استفادہ نہ کرنا
تھے کہ ہاڑ جیسے گرم مینے میں پانی کی حالت میں دوپہر کے وقت روانہ ہو پڑتے تو غروب
آفتاب تک پیدل چلتے رہتے اور گرمی کی وجہ سے دل برداشتہ نہ ہونے اور کبھی شکوہ
نہ کرتے۔

۸ جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ کو عصر کے وقت آپ حضرت قبلہ حاجی دوست محمد

قدھاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور بیعت کے لئے عرض کی حضرت قبلہ
 حاجی صاحب نے انکار فرمایا کہ
 ”فقیری اختیار کروں بسا مشکل است“ فقیری اختیار کرنا بہت مشکل ہے۔

آپ نے عرض کی
 میں عرض اسی کام کیلئے نیا رہو کر آیا ہوں
 اور ہر شے سے تعلق منقطع کر لیا ہے اور ہر چیز سے
 پھیر دیا اور تین طلاقیں دی ہیں (یعنی قطع کلی اور کما ہے)
 کہ دم ہر چیز را۔ و دام سے طلاق

حضرت حاجی صاحب قبلہ نے فرمایا ”باش“ یعنی اپنے اس ارادے پر محکم ہو جاؤ۔
 مغرب کی نماز کے بعد حضرت قبلہ حاجی دوست محمد قدھاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو
 بیعت سے مشرف فرمایا۔ بیعت کے وقت عجیب و غریب حالت ظاہر ہوئی۔

اس سے قبل علم مرث و نحو، علم عقائد، علم فقہ، اصول علم، تفسیر اور دیگر ضروری علوم
 سے فارغ ہو چکے تھے۔ اس کے بعد پیر مرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ سے علم حدیث
 میں مشکوٰۃ شریف اور صحاح ستہ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی سنن ابی داؤد
 نسائی اور ابن ماجہ) اور علم اخلاق میں احیاء العلوم کامل اور علم تفسیر میں معالم التنزیل (کامل)
 اور علم سیر کلاماً اور علم تصوف میں مکتوبات قدسی آیات جناب امام ربانی عبد الف ثانی
 (ہر سہ جلد) نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھیں اور تصوف کی دوسری سب کتابیں کما حقہ
 اپنے پیر مرشد سے سنا پڑھیں ایک دن حضرت حاجی صاحب قبلہ نے آپ سے
 فرمایا ”تمہیں وہ دن یاد ہے جب اپنے ماموں کا سلام پہنچانے آئے تھے“
 حضرت قبلہ نے عرض کی ”جی ہاں مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہے“

پھر حضرت قبلہ حاجی صاحب نے اپنی زبان وراثت سے فرمایا "میں نے اس دن تمہاری پیشانی میں اپنے حضرات رحمہم اللہ کی نسبت مشاہدہ کی تھی اور یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ شخص ہمارے حضرات کے فیض و نسبت سے رنگین و مالا مال ہوگا۔"

جب اس کے بعد کچھ عرصہ گزر گیا اور تم نہ آئے تو میں نے اپنے دل میں خیال کیا تھا کہ میرے کشف میں کوئی خطا واقع ہوئی ہے۔ اب تمہارا نوشتہ ازلی ظاہر ہو گیا ہے۔
(یعنی تم آگے ہو) کبھی کبھار حضرت حاجی صاحب قبلہ آپ سے فرماتے تمہارے لئے مناسب ہے کہ حسب ضرورت علم منطق کی تحصیل کر لو۔ آپ نے عرض کی قبلہ منطق پڑھنے کو میرا جی نہیں چاہتا کیونکہ میرا مقصود خدا سے پاک ہے۔

چند دن بعد حضرت حاجی صاحب قبلہ نے فرمایا سفید ریش حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ عثمان کو علم منطق پر مجبور نہ کیا جائے۔
کیونکہ اس کا مقصود خدا سے پاک ہے۔ پھر فرمایا "مجھے ہر کام میں سفید ریش مشورہ دیتے ہیں اور ان کی صلاح کے بغیر میں کوئی کام نہیں کرتا۔"

حضرت حاجی الحرمین الشرفین قبلہ قندھاریؒ کے دستِ خدمتِ مرشد :-
سچی پرست پر بیعت ہونے کے بعد اپنے گھر بار اور کاروبار کی طرف سے منہ موڑ لیا اور حضرت پیر مرشد کی خدمت گزار کی تمام دنیاوی امور پر ترجیح دے دی ۹ جہازی الثانی ۱۲۶۶ھ ہجرت کے دن نماز مغرب کے بعد حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بیعت ہوتے اور اس تاریخ سے لیکر حضرت پیر مرشد قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی دعائی مبارک تک دن رات خدمتِ مرشد میں ایک کر دیئے۔

حضرت قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ نے ۲ شوال ۱۲۸۴ھ کو سوزدار کے دن

وفات پائی۔ حضرت پیر و مرشد کے عین حیات میں شادی تک بھی نہ کی تاکہ مہدیانِ آیت
قرآنی انعاموا لکم دوا لکم فتنہ و بشک تمہارے اموال اور اولاد
تمہارے لئے فتنہ ہیں، دنیاوی علائق حائل نہ ہوں اور مرشد کی خدمت و عاضری میں لگاؤ
پیدا نہ ہو و حضرت قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ نے آخری ایامِ موسیٰ زئی شریف میں گزارے
اور یہیں وفات پائی اور آج بھی آپ کی آخری آرام گاہ مزاجِ خلافت و منبع فیض ہے،

حضرت پیر و مرشد خواہ سفر پر ہوتے یا گھر پر آپ کے مشکل ترین امور اور اہم خدمات
حضرت قبلہ خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ سرانجام دیا کرتے تھے۔

چنانچہ بے شمار تہذیبِ اکثر صبح کے وقت خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف سے
ڈیرہ اسماعیل خاں کا رخ کرتے اور پیدل چل پڑتے اور اسی دن ڈیرہ اسماعیل خاں پہنچ جاتے
وہاں پیر و مرشد کے فرمائے ہوئے کام کو ان کی خطابش کے مطابق سرانجام دیتے اور اسی دن
والس پیدل روانہ ہوتے اور شام کی نماز پیر و مرشد کی معیت میں خانقاہ شریف موسیٰ زئی میں
ادا کرتے۔ جذب و اشتیاق کے کمال غلبہ کے سبب راستے کی دشواریوں اور مشکلات کا احساس
مطلقاً نہ ہوتا۔

پیر و مرشد کی خدمات حضرت خواجہ محمد عثمان نے انجام دیں وہ کسی
دوسرے مرید یا خلیفہ کے حصہ میں نہ آئیں۔ کئی دفعہ ہندوستان و خراسان و افغانستان کے
سفروں میں حاضر خدمت رہے۔

اگرچہ حضرت حاجی صاحب قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے خدائشاس خلفاء بہت تھے
لیکن حضرت خواجہ محمد عثمانؒ کا تعلق تلامذہ و راسخ باطنی اس قدر زیادہ تھا کہ علم حدیث علم اخلاق
علم سیر اور علم تصوف کی سند اپنے پیر و مرشد حضرت قندھاری رحمۃ اللہ علیہ سے پائی۔ اس کے تصوف

کے تمام مقامات تفصیل و تحقیق کے ساتھ اپنے پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ نظر طے کئے۔ فیوض و برکات و انوار سے مالا مال ہوئے۔

تمام مشہور طریقوں نقشبندیہ، مجددیہ، احمدیہ، قادریہ، چشتیہ، بہروردیہ، بکریہ، مداریہ، قلندریہ، شطاریہ کی مطلق اجازت پائی اور شرفِ خلافت سے مشرف ہوئے۔

پیرومرشد حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ وفات پیرومرشد و مستثنیٰ کی کل وقتی خدمات حضرت قبلہ کے وسمہ تھیں۔ حضرت

پیرومرشد کے مرض الموت کے ایام میں خدمت اقدس میں سچکھیں اور معالجوں کو بلانے کی ڈیوٹی حضرت قبلہ کے سپرد تھی۔ اسی باعث خدمت اقدس میں کمر خدمت کس کر دکھی اور کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ ہونے دیا جب حضرت پیرومرشد قبلہ قندھاری پر مرض کا غلبہ شدت اختیار کر گیا اور وقتِ آخر ان پہنچا تو حضرت قبلہ کو اپنے مسند پر اپنا قائم مقام خلیفہ اور نائب مناسب مقرر فرمایا۔

خانقاہ شریف موسیٰ تشریف۔ خانقاہ شریف دہلی اور خانقاہ شریف خندان خراسان و افغانستان کی جملہ تولیت حضرت قبلہ کے سپرد فرمائی۔

شب ووشنبہ ۲۲ شوال المکرم ۱۲۸۴ھ کو قبلہ عالم و عالمیان جناب حاجی الحرمین الشرفین

حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری قدس اللہ تعالیٰ عنہما سیرۃ الاحقاص ورحمتہ اللہ علیہ عالم فانی سے رحلت فرمائے وارجا ورائی (وَاللّٰهُ وَاَنَا لِيَدِيْهِ)

اور اعلیٰ علیین جو صدیقین و شہداء کا مسکن ہے کی جانب تشریف لے گئے۔

(لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ)

حضرت پیر و مرشد قبلہ قندھاری قدس سرہ کی وفات کے
 زیارتِ حرمین شریفؐ بعد تین سال تک کا عرصہ خالقہ شریف موسیٰ زئی
 شریفینہ میں قیام فرمایا۔

بعد ازاں حرمین الشریفین کی زیارت کے لئے قبلہ کے دل میں کمال شوق بے حد
 عقیدت اور انتہائی محبت موجزن ہوئی اور حضرت قبلہ عازم حرمین الشریفین ذادھما اللہ
 شرفاً و عظمتاً ہوئے۔ جب فرضِ حج بیت اللہ کی ادائیگی سے فارغ ہوئے تو
 مکہ معظمہ سے عازم مدینہ طیبہ علی صاحبہا الف الف
 تحیۃ ہوئے۔ جب حضرت قبلہ وار مدینہ طیبہ ہوئے تو آپ پر مسود
 کائنات و مفتوح موجودات موحی کا ردو عالم صلی اللہ علیہ و علی
 آلہ و صحابہ اجمعین وسلم کا رابطہ محبت اور غلبہ شوق اس قدر
 طاری ہو گیا کہ روزِ زیارہ سے صورتِ محبوب مشاہدہ فرماتے۔ مدینہ طیبہ میں گیارہ روز
 قیام رہا اس مدت میں ادب و احترام کی وجہ سے کھانا پینا یک قلم ترک کر دیا تاکہ فضائے
 حاجت کی ادائیگی خدا نخواستہ ایسی جگہ نہ ہو جائے جہاں حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے قدمِ مہینت لگایا ہو۔ کیونکہ مدینہ طیبہ کی سرزمین سب کی سب پیغمبر
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ اور مسکن مبارک ہے۔

جب فریضہ حج کی ادائیگی اور زیارتِ گنبد
 حرمین شریفین سے واپسی ہوئی۔ حضرت سے شاد کام و بامراد ہوئے تو واپس
 ناٹھ شریف احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف شریف لاتے اور حضرت قبلہ حاجی
 و درست محمد صاحب قندھاری قدس سرہ کے مندر شاہ و پرستش از رہوئے

خراسان - افغانستان اور دوسرے ممالک وغیرہ کے ہزاروں عقیدت مندوں کو طرہ علیہ نقشبندیہ میں داخل فرمایا۔

شریعت مصطفوی (علی صاحبہا الف الف تحیۃ)
پابندی شریعت - ۱۔ پر استقامت کے ساتھ کار بند رہنے کو اپنا لائحہ عمل بنایا
 گفتار ذکر و ارشاد، نشست و برخاست، خورد و نوش، وضع قطع، اور لباس وغیرہ الغرض
 تمام شعبہ ہائے حیات میں حضرت قبلہؑ کی یہ کوشش ہوتی کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سر موافق نہ ہو۔ صلوٰۃ خمسہ اول وقت میں باجماعت ادا کرنے کی
 تاکید فرماتے۔

خانقاہ شریف میں مقیم درویشوں اور اعتکاف کرنے والوں کو ہمیشہ حضرت قبلہؑ یہ
 نصیحت فرماتے کہ نماز تہجد، مراقبہ اور کثرت ذکر الہی کی پابندی کی جائے اور اکثر فرماتے
 کہ یاد الہی سے ایک لمحہ بھی غفلت نہیں ہونی چاہیے۔ یہ شعر بہت پڑھتے تھے

ذکر کن ذکر تا تر جان است

پاکنی دل و ذکر حسن است

حضرت قبلہؑ کے مریدوں اور عقیدت مندوں کی
منکسر المزاجی - ۱۔ تعداد ہزاروں تھی لیکن اس کے باوجود آپ کمال
 منکسر المزاجی سے فرمایا کرتے کہ میں پیر اور بزرگ ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ میں تو
 اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ حاجی و دوست محمد قندھاریؒ کے مزار پر الزار کا جاروب
 کش ہوں اور خانقاہ شریف کے اخراجات تو کلاً علی اللہ جاری تھے۔

بظاہر ایک وکیل کی آمدنی کسی جگر سے مقرر نہ تھی بعض اوقات سبکدوش کی تعداد

میں مہمان ہوتے۔ زائرین اور دارین کے ماسوا خالقہ شریف میں ہمہ وقتی قیام پذیر خدمت گزار مردوں اور عورتوں کی تعداد مع اہالی خانہ چالیس سے ارب پتی۔ ان سب اخراجات و مصارف کا واحد کفیل صرف ذاتِ خدادندی کا بھروسہ تھا۔ بعض ظاہر بین اور حاسدین جب اس قدر کثیر اخراجات و مصارف کا مشاہدہ کرتے تو گمان کرتے کہ حضرت قبلہؑ کوئی عملِ تسخیر رکھتے ہیں یا عامل ہیں یا عملِ کیمیا دسوتے بنانے کا طریقہ رکھتے ہیں۔

حضرت قبلہؑ علم و اخلاق اور سخاوت و توکل کا سمندر تھے۔ جب کبھی کھوار خالقہ شریف میں کوئی فتویٰ استفسار کے لئے آ جاتا تو حضرت قبلہؑ فرماتے "میں خود کو فتویٰ کا حکم جاری کرنے میں شامل نہیں کرتا میں دودیش ہوں اور دودیشی کرتا ہوں اور دنیا میں ہر آدمی کی اپنی ایک ڈیڑھی ہے۔ حالانکہ حضرت قبلہؑ ایک بہت بڑا کتب خانہ رکھتے تھے جس کی نظیر شاید اس وقت ہندوستان بھر میں نہ ہو۔ خاکسار اقم (مولف و مصنف) کے خیال میں حضرت قبلہؑ منکسر المزاجی خلق و متانت کا مجسمہ تھے۔ آپ سے تعلق رکھنے والا ہر شخص یہی سوچتا کہ حضرت قبلہؑ جو لطف و ہر بانی اس کے ساتھ فرماتے ہیں کسی اور کے ساتھ شاید فرماتے ہوں

ما کتب خانہ۔۔۔ آج کل حضرت قبلہؑ کا یہی کتب خانہ دکتب خانہ خالقہ شریف احمدیہ سعید یہ موسیٰ زئی خالقہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین اقم السطور کے والد بزرگوار حضرت الحاج مولانا محمد اسماعیل صاحب سراجی مجددی زید مجدہ کے تصرف و نگہبانی میں ہے۔ یہ کتب خانہ کی جیکڑوں کتابیں کتب خانہ خالقہ سراجیہ کنڈیاں ضلع میاں وال میں ہیں جو کہ مولانا احمد خاں صاحب مرحوم کتب خانہ موسیٰ زئی شریف الحے گئے تھے اور پھر وہ کتابیں داپس نہ کی گئیں اور بیسیوں کتابیں حضرت قبلہؑ کے خاندان میں پھیلی پڑی ہیں۔ کتب خانہ احمدیہ سعید یہ کنڈوں کی تعداد تقریباً چار سو ہے جن میں ایک چوتھائی تھی ہیں۔

کسی سائل کے سوال کو کبھی رو نہیں کیا۔ جب کبھی کوئی سائل حاضر ہوتا تو اس کو اس کی حیثیت کے مطابق عطا کرتے اور لوٹاتے۔

ایک سال حضرت قبلہؑ موسمِ گرما گزارنے کے
حضرت قبلہؑ کے استغناء کا ایک واقعہ لئے خالقہ شریف خندان (افغانستان)
تشریف لے گئے ایک دن وہاں کے ان قبیلوں توڑنے لٹک خیل خند زئی کے سب چھوٹے
بڑے مرد و زن حضرت قبلہؑ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور بہت زاری سے عرض کی۔ ہم
ایک کاریز اور اس سے آبا و ہونیوالی ملحقہ اراضی جس کی قیمت دس ہزار روپے اور سالانہ
آمدنی دو ہزار روپے ہے حضرت قبلہؑ کے لنگر اور خالقہ شریف کے مصارف کے لئے
ہدیہ نذر کرتے ہیں حضرت قبلہؑ اسے منظور فرمادیں۔

حضرت قبلہؑ نے یہ جائیداد لینے سے انکار فرمایا۔

بعد ازاں مذکور قبیلوں کے افراد نے یہ جائیداد قبول کر دانے کے لئے ہر چند حضرت
قبلہؑ کو آمادہ کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے ہر بار انکار کیا اور قبول نہ کی۔

دوست! مازر دہد منت نہد

رازیق مارتق بے منت و ہد

اور فرمایا فقیر کے سب کام خداوندِ قدوس و کریم کے سہارے اور بھروسے پر
جاری و جاری ہیں۔

ایک دن حضرت قبلہؑ کے ایک خادم اور مرید حاجی غلام نبی
ایک اور واقعہ :- قوم موسیٰ زئی بابر سکھ چودہوان نے آپ کی خدمت میں ایک
عریضہ پیش کیا جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

”دو دین زمین آپ سیاہ ۱۶ حصہ خراس دین چکی، ایک باغ نرادر اور ایک رہائشی مکان اس تمام جائیداد جس کی قیمت تقریباً گیارہ ہزار روپے ہے کا بندہ طالعہ مالک ہے۔ بندہ اس جائیداد کو بہ رضا و رغبت لنگر اور خانقاہ شریف کے مصارف کے لئے نذر خدمت کرتا ہے۔ پس حضرت قبلہؒ اسے قبول فرما کر داخل لنگر شریف فرمائیں اور خادم کو دودلینوں کے ذریعے میں جگہ دیکر خانقاہ شریف مولوی زقی شریف میں منتقل قیام کی اجازت فرمادیں۔ غلام کا ارادہ ہے کہ تمام دنیاوی علقوں و وابط کو خیر باد کہہ کر بقیہ زندگی اپنے پیرو نگیر کے حضور یاد الہی میں بسر کر دوں۔

حضرت قبلہؒ نے حاجی صاحب موصوف کے عرضے کے پشت پر یہ جواب تحریر فرمایا:- خلاصہ جواب حضرت قبلہؒ:- جناب من! آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ بلا شک و شبہ یہ آپ کا خلوص نیت اور حسن اعتقاد ہے۔ حق تعالیٰ آنحضرت کو اس نیک نیتی کی جزائے خیر بخشے۔ بحرحمۃ اللہ والنہد“

اسے عہدہ یزید فقیر کے لنگر کے سب اخراجات توکل الہی پر موقوف و منحصر ہیں اور ہمارے حضرات کبار کی زمانہ قدیم سے یہ عادت متروک ہے کہ زمانہ ملاحمت کے لئے مال دولت کو بیٹھنے کا درہم کبھی مول نہیں لیا اور لنگر کے مصارف اور دیگر ہر قسم کے امور کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتے تھے۔

تو چنین خرابی خدا خواہد چسبیں

میدہد حق آذر سے متقیں

فقیر کو اس جائیداد کے مشلو کرنے میں منذر سمجھیں۔ خانقاہ شریف آپ کا اپنا گھر ہے جس وقت آپ عزیز کی مرضی اور خواہش ہو بڑی خوشی سے تشریف لائیں اور

و عا سے کسی قسم کا دریغ نہیں کیا جائے گا۔ تسلی رکھی۔ اس کے بعد حاجی صاحب نے کئی مرتبہ یہ کوشش کی کہ حضرت ان کی جائیداد قبول فرمائیں لیکن حضرت قبلہؒ نے ہر بار انکار میں جواب دیا حضرت قبلہؒ کی غما اس علاقے کے اطراف و جوانب میں ہر طرف مشہور ہے۔

ایک دفعہ اتفاقاً چند سیاح خائفانہ شریف آئے اور حضرت قبلہؒ سے ملاقات کی انہوں نے پہلی ملاقات میں اس بات کا اعتراف کیا کہ اس سے پہلے ایسے دنوں اور شخص کو دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔

پس بہر دوری ولی قائم است
تما قیامت آذما لئس قائم است

حضرت قبلہؒ گوناگوں امراض۔ رعشہ۔ فالج۔ ضیق النفس۔
مرض و علالت :- دورانِ عمر کے دائمی مریض تھے۔ حضرت قبلہؒ ان امراض کے متعلق فرمایا کرتے کہ یہ بیماریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لازم ہیں جو فقیر پر مسلط کئے گئے ہیں۔
شمارہ وصل پیدائش از عین بلا زان حلاوت شد عبارت ماقالی
عاشقم بر رنج خویش و در خویش بہر خوشنودی شاہ مرد خویش
عاشقم بر بخت و قہر من مجاہد اے عجب مج عاشقم اس بہر و خند
وصال سے پانچ سال قبل احباب اور درویشوں اور گھر کے افراد سے
پند و نصائح :- تعلقات و در رابطہ منقطع کر لئے۔ اکثر فرمایا کرتے "اب تو میرا جی چاہتا ہے کہ علوت گزینی اگر شہ نشینی اختیار کر دوں۔ کیونکہ عمر اپنے انجام کو پہنچ گئی ہے۔
مولانا روم و حمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

روئے در دیوار کن نہا نشین از جو خویش ہم علوت گزین

لیکن میں کیا کروں؟ لوگ فیض باطنی کے استفادے کے لئے دور دراز سے چل کر اور ملتے
کی تکالیف کو تحسین کرتے ہیں مجھے مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ ان سے روگردانی کروں کبھی
بکھار فرماتے میری مثال ایسی ہے۔ گویا گوگرد کے پاؤں لٹکانے بیٹھا ہوں۔“ بعض احباب
کو اکثر یہ شعر سناتے۔

و ادیم ترا از گنج مقصود نشان
گر مانر سیدیم تو شد ید برسی

وفات سے ایک سال پہلے جو احباب مریدین زیارت و ملاقات کے لئے
حاضر ہوتے تو ان سے اکثر فرماتے ”فقیر کی اس ملاقات کو آخری ملاقات سمجھو کیونکہ
حیات مستعار پر کوئی اعتبار نہیں۔ آپ صاحبان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اوقات
کو ذکر و فکر اور طاعت و عبادت میں صرف کر دو کیونکہ یہی چیز ہی ظاہری اور باطنی برکات
کی پیش خمیہ ہے۔“

جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین رئیس اڑی افغانہ سال میں ایک بار
زیارت اور قدم بوسی کے لئے حاضری دیا کرتے تھے۔ حضرت قبلہ کی وفات سے
چار ماہ قبل آخری دفعہ جب معمول آپ کے ہاں حاضری دی اور زیارت و قدم بوسی
سے مشرف ہوئے ان کا سابق مراقبہ احدیت پر تھا۔ حضرت قبلہ نے حافظ صاحب
موصوف کے مراقبات و مشارب کے اسباق کی تجدید فرمائی اور چند دن بعد حافظ صاحب
کو رخصت فرمایا۔ رخصت کرتے وقت حضرت قبلہ نے حافظ صاحب کو فرمایا ”میرا یہ کئی بھر نہیں پھر ملاقات
ہو یا نہ ہو۔ جب ایک ہفتہ گذر جائے تو اپنے گھر پر ہی مراقبہ محبت کی نیت کر لینا کیونکہ سوائے
نقشبندیہ فقط اتنا ہی ہے اپنے گھر کے مصروفیات سے فارغ اوقات میں ذکر و

مراقبہ سے مشغول رکھنا۔ اسی سال بیماریوں کی کثرت سے حضرت قبلہؒ کا جسد مبارک اس قدر کمزور اور ضعیف ہو گیا کہ موسم گرما میں گرمی کی شدت اور سردی میں سردی کی شدت اور نہ یادنی برداشت سے باہر ہو گئی۔ صحت و تندرستی کی حالت میں حضرت بہت کم غذا تناول فرماتے۔ بیماری کے دوران میں یہ بھی اکثر فرمایا کرتے تھے: تبیخ خانہ سے مسجد شریف (کے راستے) کا فاصلہ فقیر کے لئے سفر کا حکم رکھتا ہے (مسجد شریف اور تبیخ خانہ کا درمیانی فاصلہ تقریباً تیس قدم ہے) ہر روز صبح کے وقت نماز ادا کرنے کے لئے مسجد شریف لے جاتے تو ضعف اور لقاہت کی وجہ سے اس مختصر راستے میں اس قدر تھک جاتے کہ تین بار سناٹے کو بیٹھ جاتے۔ لیکن صبح کی نماز مسنون طویل قرأت کے ساتھ کھڑے ہو کر ادا فرماتے۔ ختم شریف اور خلعہ شریف و بیماری کی حالت میں بھی معمول کے مطابق انجام دیتے۔ یہ صرف خدا داد توانائی تھی ورنہ حضرت قبلہؒ کی کمزوری اور لقاہت اس مشکل کام کو سہرا انجام دینے کے ہرگز قابل نہ تھی۔

قوة جسمیہ از مطبعہ نبوہ
بلکہ از درگاہ خلایق وود

حضرت قبلہؒ ۲۹ رجب کی آدھی رات سے لے کر ۲۲ شعبان تک واپس اترانی بروز سہ شنبہ، چوبیس لیم تپ محترقہ اور اسہال میں گرفتار رہے۔ مرض کے دوران سینکڑوں روپے کی رقم خیرات کی اور بے شمار گائے بلی، بکریاں، بکریاں، اونٹ اور بیڑیں جسے اللہ فرج کی گئیں کہ کمتر غریب و مساکین ان خیراتوں سے دل سیر ہو گئے۔ کافی یونانی اور ڈاکٹری علاج کروائے گئے۔ لیکن نتیجہ صفر رہا۔ مجرب دوائیوں نے الٹا اثر دکھایا اور وہ بجائے فائدہ کے ضرر رسان ثابت ہوئیں۔

۱۰ از تضا سیر کہ بہین صفرا افزود
از ہلبہ قبض شد اطلاق دلت
روحن بادام خشکی نے نمود
سبب و آتش را دوشد ہچو نفست
چون تضا آید طبیب ابلہ شود
داروقی دین مرض گمراہ شود

۲۸ اور ۲۹ رجب کی درمیانی رات کو نصف شب کے وقت حضرت قبلہؑ پر شدید تپ کاغلبہ ہوا۔ اسی روز نماز فجر کی دو رکعت سنت کھڑے ہو کر ادا کرنا شروع کیں۔ عین قیام کے دوران بخار کا شدید حملہ ہوا اور قریش پر گر پڑے۔ چند دن بعد حکم دیا بھی مشورے سے اس رات پینچ گھنٹہ قبلہ کو تپ خرقہ ہے۔ اس قدر شدید بیماری کے باوجود صلوات خمسہ کو باجماعت ادا کرنا ترک نہ فرمایا۔ جب مرض اسہال میں زیادتی ہو گئی تو آٹھنا بیٹھنا محال ہو گیا۔ مجروری بڑھ جانے کے سبب زبان میں گنت پیدا ہو گئی۔ بہت ہی خاص اور اہم کام کے لئے جب کوئی بات کرتے تو بہت ہی لمبی اور باریک آواز میں بولتے اور کم گفتگو فرماتے۔ حضرت قبلہؑ ہر شخص کی مہمان نوازی اس قدر فرماتے کہ اس سے بڑھ کر شاید ممکن ہو سکتی کہ اپنی بیماری کے نازک لمحات میں عیادت تیمارداری کے لئے آئینولے سیکنڈوں مہمانوں میں سے ہر ایک کے ساتھ علیحدہ علیحدہ مصافحہ فرماتے اور تیر دعا فیت دریافت کرتے۔ جو داپس جانا چاہتے ان کو رخصت کرتے اور جوقیام کرنا چاہتے ان کو رہنے کی اجازت فرماتے۔ روز بروز مرض میں اضافہ ہو گیا اور طول کھینچا گیا۔ ایک مرتبہ جب آپ شدید مرض کے دوران میں کچھ افاقہ سے تھے۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد استفسار فرمایا۔

”میرے مہمانوں کی عزت افزائی اور ملازمت نان و طعام سے کی گئی ہے یا نہ؟“
ایک خادم نے عرض کی: ”حضرت قبلہؑ مہمانوں کی خاطر ملازمت بہترین طریقے سے

کی گئی ہے نسلی رکھیں۔“

پھر لڑچھا ”فلاں فلاں مکان میں کون کون سے مہمان پذیر ہیں۔ ہر ایک کو درست بستر دیئے گئے ہیں یا نہ؟“

خادم نے عرض کی: ”قبلہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ ہانسی بگڑ دی گئی ہے اور بستر بھی ہر ایک کو ٹھیک دیئے گئے ہیں“ جب مہمانوں کے متعلق دریافت فرما چکے تو آپ پر پہرہ نشی کا غلبہ ہو گیا اور شدید غشی طاری ہو گئی۔

سبحان اللہ! کیسے عظیم خلق سے اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا کہ اس قدر شدید بیماری میں جب کہ دجان و جہان کی طرف سے بالکل بے خبر تھے، مہمانوں کی خبر گیری اور میزبانی سے غافل نہ تھے۔ مرض کے آخری لمحات میں بعض احباب کو پند و نصائح فرماتے۔

اے ملا صاحب نیازی دجہر میدوں میں طویل العمر تھے، کہ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

حال من بعین و عبرت بگیری میری حالت دیکھو اور اس سے عبرت حاصل کرو
و تم آخرت بخود توشہ سفر کلاں بساز آخرت کی نگہ کرو اور لمبے سفر کیلئے زار و تیار کرو

ملا محمد رسول صاحب لٹون کو نہ بان پشتو فرمایا خادوے باد ۱۹۸۰

یعنی دین کی فکر کرو اور خداوند کریم سے ایک لمحہ بھی غافل نہ ہو حضرت قبلہؑ کی زبان مبارک سے یہ سنگھم ہی ملا محمد رسول صاحب لٹون موصوف پر جذبہ طاری ہو گیا۔

حضرت قبلہؑ نے اپنے ایک خادم شیخ حبیب الرحمن خیل ساکن موسیٰ زئی شریف سے

صلو: ملا صاحب نیازی ہر حرم نے حضرت قبلہؑ کی وفات سے ایک سال ایک ماہ چھ روز بعد وفات پائی۔

صلو: شیخ شہزاد محمد خیل نے حضرت قبلہؑ کی وفات سے پانچ ماہ اور ایک دن قبل

وفات پائی۔

فیاطب ہو کر فرمایا ۔

میرے حالات دیکھ

بہمیں احوال من

چہ شد تیر ز رفتار من و

چہ شد خوش بانی و خوش کلانی من و

چہ شد قدرت جسمانی من و

چہ شد فہم معانی من و

چہ شد حواس جوانی من و

از حال من عبرت بگیر و

اس وقت را یاد دار

کیا ہوئی میری دودہ ، تیر ز رفتاری اور
کیا ہوئی تیری دودہ خوش بانی و خوش کلانی اور
کیا ہوئی میری دودہ جسمانی قوت اور

کیا ہو امیر (دودہ) معانی کا فہم و ادراک اور

کیا ہوے میرے دودہ جوانی کے حواس

میرے حال سے عبرت حاصل کر اور

اس وقت کو یاد رکھ

وفات سے قبل ایک مجمع جو حضرت قبلہؒ کی عیادت و بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوا

تھا کے سامنے یہ شعر پڑھا ۔

نیا در دم از خانہ پھیرے نخست

تو داری ہمہ چیز و من چیزے تست

اور پھر یہ شعر پڑھا ۔

سپر دم بہ تو مائے خویش را

تو دانی حساب کم و بیش را

اور پھر اس کے بعد فرمایا :-

”میں ان تمام لوگوں کے حق میں جو اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ سے منسلک ہیں یا

اس فقیر سے تعلق رکھتے ہیں خواہ وہ اس وقت یہاں موجود ہیں یا بیمار پرسی اور عیادت

کر گئے واپس چلے گئے ہیں یا بیماری و علالت سے خبردار نہ ہونے کی وجہ سے یہاں نہیں آ سکے ہیں وہ جانتے بغیر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس و بہار کے فیض و برکات سے محروم نہ فرمائے اور انہیں ہر دو جہاں کے مراوات سے حظ وافر عطا فرمائے آمین یہ ملاقات فقیر کی آخری ملاقات ہے۔ خدا پر توکل رکھیں "حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے چند نصائح اور فرمودات سن کر تمام حاضرین محفل پر گریہ طاری ہو گیا۔ اس دوران جناب مولوی محمود شیرازی و خلیفہ مجاز حضرت قبلہ نے عرض کی "میں آپ پر قربان جاؤں اب جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے کیا یاد رکھتے ہیں؟" الہام ہے یا مرض و بیماری کی وجہ سے ہے؟

ایک لمحہ کی خاموشی کے بعد حضرت قبلہ نے فرمایا "میرے اندر اب زیادہ بولنے کی سکت نہیں"

وصال سے ایک رات پہلے اپنے فرزند ارشد و اسعد سراج الاولیا حضرت خواجہ مولانا محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے برادر عزیز حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے خلیفہ جناب مولانا مولوی شیرازی کو بعد از وفات اپنے غسل و شیعہ کی اجازت فرمائی۔

۲۲ شعبان ۱۳۸۴ھ کو منگل کے روز بوقت اشراق

وفات حسرت آیات - حضرت قبلہ عالم عالمیان قَدَسَتْ اللہ تَعَالٰی

بِسْمِ اللہ قدم اس عالم فانی سے رشتہ تعلق منقطع کر کے رحلت فرمائے و ارجاء وانی ہوئے احباب و مریدین سے اپنا ظاہری تعلق کر لیا اور خاکِ مصیبتِ فرقہ عالم پر ڈالے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

وصال کے وقت کثرت تہلیل (لا الہ الا اللہ) سے تمام وجود جنبش کر رہا تھا۔

اور آخری سالوں میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد و سوا اللہ و در زبان تھا۔

حضرت قبلہؑ کے دھلا مبارک سے احباب و مریدین پر رنج و الم کے وہ پہاڑ
لوٹ پڑے جن کا بیان حیطہ سخن سے باہر ہے۔

آن زمان خود آسمان گفت بازین

گر قیامت زاندیدیستی بہ بسین

غسل اور تہنیز و کفین سے فارغ ہونے کے بعد جنازہ مبارک اٹھایا گیا۔ لوگوں کا اس
قدر ہجوم ہو گیا تھا کہ چار پائی تک ہاتھ لیجا نا دشوار ہو گیا۔ جناب میرا صاحب قلندرجو بڑے
لانے قدر لے اور خوب جسم تھے، بہ مشکل تمام چار پائی کے ایک پاسے کو دو انگلیوں سے
چھو سکے۔

ایسا معلوم ہوتا۔ گویا جنازہ مبارک ہوا کے دوش پر جارہا ہے۔ جنازہ مبارک سے
انوار و تجلیات کا ظہور ہو رہا تھا۔ گویا تمام خالقہ شریف منور ہو گئی تھیں
شیںدہ کے بودا منند ویدہ

حضرت قبلہؑ کی وفات حسرت آیات کی خیران چند لحوں میں اطراف و جوارب میں اس
قدر جلد بھیل گئی کہ اطراف و جوارب کے سینکڑوں افراد فی الفور جنازہ مبارک میں آ شامل ہوئے۔
اس کے بعد جنازہ مبارک کی چار پائی کو خالقہ شریف کی حصن میں رکھا گیا اور صفوں کی درستی کی
گئی۔ حاضرین کی کثرت و ازدحام کی وجہ سے تمام خالقہ شریف میں قدم رکھنے کی جگہ تک
نہ بھی یہاں تک کہ خالقہ شریف کے باہر حصن ہی حصن تھیں نماز جنازہ حضرت قبلہؑ کے فرزند
صالح و رشید مشہور فی آفاق حضرت قبلہؑ خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔

نمازہ جنازہ کے بعد حضرت مولانا مولوی محمد شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے بلند آواز میں
مجمع عام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”میں حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے غسل دینے میں مشرک تھا۔ کچھ کراہتیں
جو حضرت قبلہ سے ظاہر ہوتیں۔ وقت نہ ہونے کے باعث اس کثیر مجمع میں جن
کی تفصیل اور وضاحت نہیں ہو سکتی“

”ظہر کی نماز کے بعد حضرت قبلہ کے وجود مبارک کو پیر و مرشد حضرت قندھاری
رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں کے عین سامنے سپرد خاک کیا گیا۔ پیر و مرشد کی اس عالم فانی کی
خدمت و محاضری کے ساتھ ساتھ دارِ جادو فانی کی محاضری سے جلائی گوارا نہ ہوتی۔“

حضرت قبلہ کے خادم جناب سقہ انداز صاحب ترین ساکن ڈیرہ اسماعیل خان حضرت
قبلہ کے انتقال پر ملائی کے وقت موجود تھے جب ان کو حضرت قبلہ کے وصال کی تکلیف
خبر پہنچی تو وہ یہ خبر پاتے ہی غم و اندہ کی تصویر ہو گئے۔ ہجر و فراق کے اس شدید صدمے سے
مندرجہ ذیل ابیات ان کی زبان پر جاری ہوئے۔

مشریہ

از پی ماتم من ابر فنا می گردید	بر سب بختی من شام بلامی گردید
دل جدا نالہ کند ویدہ جلامی گردید	روز و شب در نظر گشت سراسر تیرہ
چہ شدا ز دیدہ واضح و مسامی گردید	تیر خور دم بدل و جان سپردم افسوس
آن کہ از فرقت ادخلی خدای گردید	وقت ترویج ندیدم بدین نور افشاں را
شب غم از غم محرومی مای گردید !!	آرزوئے من ماند کما کلان بدل
ہر کسی را کہ فلک زدا بلامی گردید !!	مدت العمر اگر گدیرم بہت سوزا
گفت حقدا بہ حقدا وہ چرا می گردید	خوئی حالت محرومی مارا چو شنبید

ملفوظات و فرمودات

☆ ہمارے مرشد مولانا حضرت قبلہ خواجہ حاجی و دست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے کہ انسان کو چاہیے کہ یہاں تک ذکر کئے کہ اسے موت بھی اسی ذکر میں آجائے ذکر اور اس کی حقیقت و مزید یہ بھی فرمایا کہ حدیث شریف **جَدِّ دَايِمًا مَعَكُمْ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اپنے ایمانوں کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے ساتھ تازہ اور نیا کر دے کہ حکم کے مطابق ہر وقت ایمان کی تجدید کر فی حقیقت۔

☆ خوش حالی اور فقر و فاقہ میں اللہ اللہ کا دروگر۔ وہ آدمی ابن الوقت ہے جو خوشی اور فرصت کی حالت میں تو اللہ کو یاد کرتا ہے (اور دیگر اوقات میں نہیں) ہر عبادت کے لئے وقت مقرر ہے چنانچہ رکوع کے لئے وقت مقرر ہے اور نماز کے لئے اپنا وقت ہے۔ لیکن ذکر کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ذکر ہمیشہ کرنا چاہیے۔

☆ اگر مشکل پیش آئے تو آدمی صدقہ بیت سے تو بہ کرے اور بجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنا مشکل کی خلاصی اور کشائش کے لئے درخواست پیش کرے خدا نے پاک اس کی مشکل آسانی فرمائیں گے۔

☆ نماز کی سب سے بڑی تاثیر یہ ہے کہ اس کے ادا کرنے سے عبادت و بندگی کے ساتھ محبت و غربت زیادہ ہوتی ہے اور عبادت کے فروغ ہونے اور گناہوں کے حدود و از کتاب سے رنج و غم حاصل ہوتا ہے۔

☆ جس وقت بندہ اپنے صفات و اعمال کو اپنے آپ سے سلب سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ جو نیکی بھی کرتا ہے تو اس کے دل میں کوئی ایسا خیال نہیں گزرتا کہ یہ عبادت میں خود کر رہا ہوں بلکہ وہ اسے فقط اپنے آقا و مولیٰ کی جانب سے سمجھتا ہے جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا کی رضا مندی

سے رکوعی، مالی تقسیم کرتا ہے نواس کے دل میں یہ خیال نہیں گزرتا کہ وہ اس شے کو اپنی طرف سے تقسیم کر رہا ہے بلکہ وہ اسے اپنے آفاقی طرف سے سمجھتا ہے۔

* رابطہ و تعلق اس لئے موصل تر ہے (ملنے والا) کہ پیر پر فیض کا مالہ جاری ہے۔ جس وقت بھی مرید رابطہ کپڑا ہے تو اس مالہ فیض سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

* قرآن مجید کی تلاوت کے وقت قرآن کی حقیقت اور اس کے فیضی کا خاص تصور و خیال رکھنا چاہیے نماز کی حالت میں قرأت قرآن کے فیض کا تصور و خیال رکوع و سجود میں رکوع کے فیض کا تصور و خیال اور تشہد میں تشہد کے فیض کا تصور و خیال رکھنا چاہیے۔

* مولوی نور خاں صاحب سے فرمایا اگر تمام مخلوق ہمیں ضرور نقصان پہنچانا چاہے تو ہمیں پہنچا سکتی اور اگر تمام مخلوق ہمیں نفع پہنچانا چاہے تو ہمیں پہنچا سکتی۔

* دین دنیا کے اکثر جھگڑوں اور تنازعات کی جڑ عبادت کی محنت ہے۔ صادق و صادق نبی کریمؐ کا زمانہ مبارک ہے۔
اللہ یُؤَدِّئُ اسْمُکَ حَظِیْقَہ - دنیا پر خطا و گناہ کی جڑ ہے۔

جبکہ اہل سنت اور مذہبوں کے درمیان مولیٰ اللہ کی امداد کے متعلق جھگڑا پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں سے کوئی بھی شخص اس کا قائل نہیں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام متقفل طور پر نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام اگر ہیں تو صرف ایک سبب ہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ان کو مسبب گردانے سے انکار نہ دے بالکل خالی نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی عادت مبارک جاری ہے کہ سبب ہی سے مسبب پایا جاتا ہے۔

* ایک دن مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ (واں بھونڈی) نے عرض کیا کہ تعلیم سے دل سخت ہو جاتا ہے تو حضرت تبارک رحمۃ اللہ علیہ نے جواب فرمایا ایسا نیت میں نقصان و خرابی سے ہوتا ہے ورنہ تعلیم ہماری نسبت و تعلق کی مددگار اور ہمارے ترقی نسبت کا موجب ہے۔

☆ اپنے نرندار جہنم مشہور فی الحقائق حضرت خواجہ سراج اللہ اولیا صاحب زادہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں فرمایا کہ شیر کا بیٹا ہے اور شیر ہی ہوگا۔

یہ قلندر دس کی جگہ بیٹھتا اور پھر اپنی حالت کا اندازہ کرے۔

☆ مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ (دعا بچہ الوہی) سے فرمایا کہ ”تمہیں مساکں یاد نہیں رہتے اس کا سبب یہ ہے کہ تمہیں عمل کا خیال نہیں مجھے عمل کا خیال رہتا ہے اس لئے مجھے تمام ضروری مساکں یاد ہیں۔
☆ ایک دن قبل وہ ہو کر قیولہ فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا کہ خواب کے وقت بھی ذکر جاری رکھنا چاہیے۔

☆ کئی بار بارشوں کے بند ہونے پر قصبہ کفریہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا وادی ٹٹوں سکیر کے لوگوں سے فرمایا کہ تم سب ایک جگہ اکٹھے ہو کر صدقہ نیت اور خلوص کے ساتھ گزشتہ گناہوں اور معاصی پر توبہ و استغفار کرو اور دوبار الہی میں بجز دناوی کرو انشاء اللہ کھل کر بارش ہوگی۔

☆ لوگوں کی غلط رسموں، خوشی اور بیاہ پر فضولی خرچی دجیسا کہ وہاں ہے م سے پرہیز کرنا چاہیے۔
☆ فطام^۱ کے وقت سے قبل پیر و مرشد کی تورات و تہذیب کی ضروری ہے۔

☆ سوال علی سے سوال خفی بدتر ہے۔ سوال علی سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور سوال خفی میں نفس بدستور فخر و غرور میں مبتلا رہتا ہے۔ بلکہ اٹا احسان مسئولہ غنہ پر مبتلا ہے چنانچہ اس زمانے کے پیر جو بظاہر لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اصل میں ان کی غرض دوسری ہوتی ہے۔

☆ بارہامرئی از خان صاحب سے فرمایا کہ تحصیل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور

۱۔ نظام دودھ پھڑانے کے ضمن میں متعلق ہے سو کہ نقش بند میں ولایت علیا ولایت صفوی اور ولایت کبریٰ خویلا کے حصول ہی کی تکمیل فطام کہلاتی ہے۔ یعنی مذکورۃ الصدور سہ سہ کے حصول کے لئے پیر و مرشد کی تورات و تہذیب کی بہت ضروری ہے۔
۲۔ مسئولہ ”جس سے سوال کیا جائے“ کے ضمن میں امام استعمال ہوتا ہے۔

اسم ذات اللہ کا درجہ بکثرت کمزوریوں کے تحت کلمہ طیبہ کے بغیر کوئی کتاب اور درس و تدریس آشنا اور سوزنا کام نہیں آئیں گے۔ بلکہ یہ خواہاں ہوں گے کہ اس حقیر کلمہ طیبہ سے مشکل حل ہو جائے جو مشکل بھی پیش آئے کلمہ طیبہ اور اسم ذات کا درجہ زیادہ کیا کہ اللہ مجھ کو زالی کے ساتھ مشکل کی آسانی اور صلاحی اللہ تعالیٰ سے طلب کر اور ہر وقت کلمہ طیبہ میں مشغول ہو کسی کے ساتھ دوستی اور تعلیق نہ رکھ۔ یہ سب ضرر رساں اور نقصان دہ ہیں اور مطلب کے بغیر کسی قسم کی دوستی اور تعلیق نہیں رکھتے۔ اولاد اور دیگر علان غلو ذہن کریم پر چھوڑ دے اور خود کلمہ طیبہ کے ساتھ نشانی رکھ جہاں تک اپنی اولاد اور دیگر افراد کی خدمت کا تعلق ہے اس میں شریعت شریف کو ملحوظ رکھ اور شریعت کے مطابق سرانجام دے۔ کلمہ طیبہ خطرات کو زائل کرتا ہے۔

★ اس دور میں مجددی نہایت عشق کی طرح دنیا یاب ہو گئی ہے۔
 ★ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو فقیر اپنے آپ کو کافر فرمائی ہے نہ کچھ وہ فقیر نہیں ہے۔ اس لئے کہ جب غفلت کا پردہ ہٹ جائے گا اور بصارت اصلی حاصل ہوگی تو ہر قسم کے حوکات و افعال اور کار خیر کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مستعار سمجھ لے گا اور وہ اس رجوع و مقابلے میں جو کافر ملک میں ہے اپنے عدم کو بدتر سمجھے اور اپنے ایمان اور نیکی کا مقابلہ و موازنہ اس فزنی کے کفر کے ساتھ نہ کرے اور اس دولت ایمان کو رعایت سمجھے نہ کہ اپنی جانب سے کمال پر اسے لباس پر فقر کو ماحصل سلیم کے منافی ہے۔

★ سَتَلَقَّ عَنكَ قَوْلًا تَقْتَضِي سے مراد ثقل کا وہ مفہوم ہے جو اس آیت کریمہ سے اس طرح حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ اگر کوئی شخص تم سے کہے کہ تمہارے اوپر ہزار روپے جرمانہ ہے تو اس سے نہیں کس قدر رنج اور ثقل محسوس ہوگا۔ اس طرح ثقل قرآن سے حاصل ہوتا ہے یا وہ ثقل ہے جو ہر درجہ کائنات جی اللہ علیہ وسلم کو نازل وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا واللہ اعلم۔

★ خانقاہ شریف ذکر کا مقام ہے نہ کہ مطالعہ کی کتاب کی جگہ۔ مطالعہ کتب گھر پر کرنا چاہیے ہاں

★ سید مصطفیٰ منہر ہادی سیب پر اہل انسا میں ریں اور صحت سے حیات ہیں اور

اس کی جگہ محبت الہی کا اثبات کریں۔ سالک کو چاہیے خشک ردی نہ کھائے۔ تاکہ دماغ خشک نہ ہو۔
 * چاہیے کہ زبان کو حلق کے ساتھ چپکا کر دلی ترجمہ کے ساتھ پہلے قلب پر ذکر کریں اور اپنے پیر
 کی شکل و صورت کو اپنے دہرہ و دستور کریں اس کے بعد لطیفہ دوح پھر لطیفہ سہر پھر لطیفہ شفی پھر
 لطیفہ اخفی پھر لطیفہ نفس اور پھر لطیفہ غالب پر ترجمہ کریں کہ بال بال ذکر کرتے گئے اسے سلطان الاذکار
 کہتے ہیں پھر اپنی ترجمہ مل کی طرف اور مل کی توجہ ذات الہی کی طرف کریں اسے وقوف قلبی کہتے ہیں۔
 * مراقبات مشابہ کے علاوہ دیگر مراقبات نوکریا تھیلیں کیا جاتے خواہ وہ زبان کے ساتھ ہو یا
 خیال کے ساتھ اگر قیض رک جاتے تو ذکر سے بھی رک جاتیں اس کے بعد پھر ذکر شروع کریں پھر
 اگر قیض رک رہے تو ذکر چھوڑ دیں۔

* مروی اور خاں صاحب نے عرض کیا قبلہ اگر صرف درد و شریعت کا درد کہہ دیں تو دلائل الخیر
 کی نسبت تاثیر زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ جواب فرمایا دلائل الخیر است میں درد و خالص کی طرح تاثیر نہیں
 ہے کیوں کہ کلام غیر اس میں ممدون ہے۔

معنی و اثبات اور تحلیل لسانی میں اس معنی و حقیقت کا ملحوظ رکھنا شرط ہے کہ حق تعالیٰ کے
 ماسوا کوئی مقصود نہ ہو۔ متقدمین نے مبندوں کے لئے کلام موجود کا معنی 'مشروط قرار دیا ہے۔
 لا مقصود اور لا معبود ایک شے ہے۔ جناب مولانا حضرت مرزا مظہر جانان رحمۃ اللہ علیہ
 نے فرمایا کہ لا موجود توحید و جود پر دال ہے جب کچھ مقصود و مہر ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ

(ربزبات فارسی مختصر)

حضرت علی بن ابی طالبؑ
 حضرت محمدؐ و سید رسولانؐ تمام و جعفر و محمد
 حضرت علیؑ و جعفر عطا۔ حضرت یوسفؑ ابرہہ کہ مت
 گوئی بابا سمانی کہیں کلال و نقشبندی
 پس عبداللہؑ و زایدؑ خواجہ درویش اجل
 پس محمدؑ و سعیدہ الثقی و یوسف المدنی بود
 جان جاناںست عبداللہ شاہ۔ یوسف
 پس جناب دوست محمدؑ آن امام الادلیہ
 پس سراج الدین محمدؑ آفتاب نقشبندی
 پس ازانت خواجہ اسماعیلؑ حاجی باصف
 عاصم شرمندہ ام۔ افتادہ ام بردرگت
 بایزید و ابو الحسنؑ بر الفاتح و غور شید فر
 عبدالحقؑ۔ عارف و محمود شاہ دادگر
 پس علاء الدین یعقوبؑ آن میر خدیج ہمنہ
 خواجہ حاجی و خواجہ باقی و وارث خیر البشر
 پس محمدؑ و نور محمدؑ خواں زبیر
 زان سین احمد سعیدؑ آن راز دان خیر و شر
 خواجہ عثمانؑ آن مکر و نقش زانچہ گویم بیشتر
 خواجہ ابراہیمؑ حافظ قبلہ رحمت و لبشر
 رونق سجاوگی است این بزرگ مقتدر
 رحم کن بر ما طفیل این عزیزان خوش سیر

سعد و اردو التجانی اے عزیزان کرام

یاد دارید در دعا اورا بہر شام دھر

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي دَعَا دُعَاكَ
 دَعَا غَفُورٍ وَلَوْ اِلَيْكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

دیگر مطبوعات

مرتبہ حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد اسماعیل صاحب سراجی مجددی زب
 (۱) سلسلہ سراجیہ - سجادہ خاندان شریف مجتہد وظائف - سلسلہ تشریف حضرت نوابگان
 نقشبندیہ - مجددیہ - معصومیہ - منہریہ - دوستیہ - عثمانیہ - سراجیہ - ابراہیمیہ - رضوان اللہ
 تعالیٰ علیہم اجمعین مجموعہ وظائف و نیات مراقبات و مقامات سلک - مجددیہ - احمدیہ - نقشبندیہ
 و ختمات تشریف مرید حضرت خواجگان - سراجیہ - مجددیہ - دامانیہ - رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین -
 قیمت چار روپے

(۲) مقامات عثمانیہ (مکمل) مؤلف سید اکبر علی شاہ صاحب - خلیفہ مجاز حضرت قبلہ
 دامانیہ مرتب و مترجم محمد سعد سراجی مرشد بابا
 فیض رحمان پیر شیکر حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان دامانی قدس سرہ العزیز کے مکمل حالات
 حیات - روز و شب کے معمولات - فرمودات - ملفوظات - مکتوبات - کشف و کرامات - تقویٰ و
 طہارت - اولاد و امجاد و خلفائے نظام کے واقعات و حالات پر مشتمل نہایت بلند پایہ تصنیف
 زیر طبع - قیمت پندرہ روپے

مرتب محمد سعد سراجی مرشد بابا
 مقامات سراجیہ - سران الاولیاء - مشہور فی الآفاق - حضرت مولانا خواجہ
 محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکمل حالات حیات - روز و شب کے معمولات - کشف و

کلمات - تقویٰ و طہارت - اخلاق کرام - خلفائے عظام اور دیگر مملووات پر مشتمل نہایت بلند پایہ
تصنیف - زیر طبع ، قیمت پندرہ روپے

تصنیف لطیف حضرت مولانا بدر الدین سرہندی خلیفہ مجاز
وصال احمدی - ۱ - حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ -

ترجمہ و ترتیب - محمد سعد سراجی مرشد بابا
حضرت امام ربانی مجدد و منظور الفثال شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے
حالات و ذات پر ایک عجیب و غریب کتاب جس کے مطالعہ کرنے سے فدی و شوق مع اللہ میں
اضافہ ہوتا ہے -

زیر طبع ، قیمت پانچ روپے

مؤلف محمد سعد سراجی مرشد بابا
یک کول سعدی - ۱ - محمد سعد سراجی مرشد بابا کے مختلف رسائل و جہان میں
طبع شدہ ادبی - تاریخی اور روحانی مقالات و مضامین کا مجموعہ -
زیر طبع ، قیمت پانچ روپے



ناشر۔

مکتبہ سراجیہ، خانقاہ عالیہ، احمدیہ، سعیدیہ
موسى زنى شریف - ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

(قیمت پین روپے)